نقطۂ نظر

سید عطاء المحسن بخاری

# میاں صاحب! کاش آپ سوچتے؟

تحریکیں اگر کامیاب ہوں تو انہیں قائد کی دانشمندی، حالات کی نبض پہچاننے والا، موقع شناس، مدبر اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازا جاتا ہے۔ جیسے تحریک پاکستان اور بانی پاکستان جناب محمد علی جینا صاحب، کہ انہوں نے صرف دس سال کی تھوڑی سی مدت میں پاکستان بنا ڈالا اور تحریک پاکستان کے لئے آپ نے ایک گھنٹہ بھی جیل نہیں کاٹی۔ کیسا "پُر امن" طریقہ ایجاد کیا آپ نے۔ آج بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے خصوصاً نواز شریف صاحب کو کہ وہ ان کے وارث کہلاتے ہیں۔ انہی کی چھوڑی ہوئی مسلم لیگ کے جسد بے روح میں انہی کی اتباع کرتے ہوئے "دولت عورت اور قیادت" کی روح پھونک دی ہے۔ جس جماعت کو پیپلز پارٹی نے زیرو کردیا تھا انہوں نے اسی جماعت کو ۲۷ سیٹیں دلا کر قیادت کا حسن عطا کر دیا اور بانی پاکستان کی جماعت کو اپوزیشن کے بلند منصب پر فائز کر دیا۔ لیکن جلد ہی مسلم لیگ کی عظیم قیادت نے محسوس کیا کہ اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان ہوئے بغیر بانی پاکستان کی روح "مزار اقدس" میں تڑپتی ہو گی اور بانی پاکستان کے مخلفین پر حضرت بانی پاکستان کی "روح پُر فتوح" ملامت کرتی ہو گی۔ میاں صاحب، شجاعت صاحب، دستگیر صاحب اور دیگر امامانِ سیاست پنجاب نے آنکھیں دل اور دماغ کی یکجہتی سے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک بھٹو فیملی کے اقتدار سے نجات حاصل نہیں کیجاتی اسوقت تک "بانی پاکستان فیملی" (روحانی) کو اقتدار منتقل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مسلم لیگ نے تحریک نجات کا پہلا پھاوڑا چلایا اور کراچی سے پشاور تک نجات ٹرین چلا دی مگر دیوار اقتدار تو مضبوط ہے ابھی کے روح فرسا منظر نے امامانِ سیاست پنجاب کی آنکھ کھول دی ور انہوں نے ہڑتال کی کال دیکر پورے ملک میں شاندار ہڑتال کرادی۔ نہ جانے اکیلے میاں صاحب کو کیا خیال آیا اور نہ جانے کیوں آیا کہ آپ چند سولیگیوں کو لیکر فاطمہ جینا روڈ پر آنکلے شاید وہ بی بی کو باور کرا رہے تھے۔ ہم تیری گلی میں آنکلے۔ ظاہر ہے یوں دن دہاڑے گلیوں میں آنے جانے والوں کو رقیب کب معاف لیا کرتے ہیں۔ مسلم لیگ ج (جوابی لیگ) کے منظور وٹو نے "گرگ باراں دیدہ رسہ" گیروں والا رقیبانہ رویہ پنایا اور اپنے داشتوں گماشتوں کے کسل مند ہاتھوں میاں صاحب کے جاں نثاروں اور فدا کاروں کی جانِ زار کو زار و قطار رلا دیا وہ بے محابا چیخ رہے تھے اور پولیس انکا سینۂ نازک پیٹ رہی تھی کہ "کار محرم" تمام ہو اسئے اور جلوۂ یار عام ہو جائے...... جلوہ یار تو عام نہ ہو سکا ہاں مگر سعد رفیق، جاوید ہاشمی، جاوید اشرف، اور دیگر شائق نذر رقابت ہو گئے لیکن اتنا تو ہوا کہ خواجہ سعد رفیق مجاہد اول قرار پا گئے اور دیگر مسلم لیگی کارکن تحریک

پاکستان کے کارکنوں کی طرح یاسی کی طرح جمہوریت کی ریت میں رل گئے۔ تحریک پاکستان کے سیکڑوں کارکن ابھی زندہ ہیں جو مسلم لیگ سے وفا کرنے کی سزا بھگت رہے ہیں، بوجھل زندگی تلے دب کے رہ گئے ہیں اور ان کا شہر آرزو تاراج ہو گیا ہے۔ ان کی اور آل اولاد کی زندگی دکھوں کا صحرا بن گئی ہے۔ ان کے جمہوری لیڈر لیڈری کے نشہ میں ایسے دھت ہوئے کہ ان کو کارکنوں کی قربانیاں، کارکنوں کی بے لوث خدمت، کارکنوں کی شہادت اور وفاشعاری سب کچھ بھول گیا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جمہوری لیڈر حرص کے بندے ہوتے ہیں جو ہمیشہ کارکنوں کو بھول جاتے ہیں۔ مگر ہمسایوں میں جہاں آج کل طاعون پھوٹ پڑا ہے اس مشرک ہند و بھارت نے تو کانگریسی کارکنوں کی فہرستیں بنائیں، ان کو پلاٹ دیئے، ان کے بچوں کو نوکریاں دیں، انہیں معاشی دلدل سے نکالا اور انہیں سماج میں عزت دلائی ہے۔ یہ کیسے مسلمان لیڈر ہیں جنہیں

نشہ اقتدار میں بندہ رہا یاد نہ بندے کا خدا یاد

میاں صاحب! کہیں ابکے بھی ان مسلم لیگی کارکنوں کی وفاؤں کا ثمر ایسا بے مزہ اور بدرنگ نہ ہو دھیان کیجئے اور یاد رکھیئے۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ دوسرے جمہوری دھکے کے بعد بھی دیوار اقتدار بدستور استادہ نظر آئی تو ان گیارہ امامانِ سیاست نے بارہویں کا انتظار کئے بغیر احتجاجی ریلیاں منعقد کیں (۱۔ نواز شریف ۲۔ شجاعت حسین ۳۔ شیخ رشید ۴۔ گوہر ایوب ۵۔ دستگیر ۶۔ جاوید ہاشمی ۷۔ مجید ملک ۸۔ اعجاز الحق ۹۔ اجمل خٹک ۱۰۔ ولی خان ۱۱۔ نسیم ولی خان) ملک بھر میں مسلم لیگ نے جمہوری راگ الاپا لوگ بڑی تعداد میں سن کے محظوظ ہوئے، مال کی بازی لگی کامیابی ہوئی۔ اب چوتھی کال بھی دیدی ہے۔ ۱۱ اکتوبر پہیہ جام ہڑتال۔

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پر گہر ہونے تک

مگر میرے ذہن میں ایک سوال بار بار گردش کرتا ہے اور اسکی اس گردش بے تاب سے دماغ کا سارا تانا بانا بکھر جاتا ہے۔ وہ یہ کہ تحریک تو کامیاب جا رہی ہے بلکہ کامیابیوں کا ریکارڈ قائم کر رہی ہے مگر...... میاں صاحب آپ کیوں نہیں سوچتے میاں صاحب اگر اقتدار دوبارہ آپ کو ہی ملنا ہوتا تو آپ کو عدلیہ کے عظیم فیصلہ کے بعد اقتدار سے علیحدہ کیوں کیا جاتا؟ کاش آپ سوچتے!

---

بقیہ از صـ ۴۶

## قاتلِ عمارؓ کی ساتویں نشانی:

اور ساتویں نشانی قاتلِ عمارؓ گروہ کی اسی حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ فاجروں یعنی بدکرداروں کا گروہ ہوگا۔ چنانچہ مذکورہ بالاحدیث کے ہی ایک طریق میں ارشاد نبوی یوں منقول ہوا ہے۔

"وذالک دائب الاشقیاء الفجار"

(اور یہ چلن ہوگا بدبختوں، بدکرداروں کا) (کنز العمال ص ۷۲۴ ج ۱۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۴۱۵ ج ۱)